تذکرۂ بے نظیر، طبع تہران (ایران): تعارف و تجزیہ

ڈاکٹر نجم الرشید☆

Abstract

Syed Iftikhar Daulatabadi is a Persian poet and biographer. His biography of Persian poets namely "Tazkira-e-Benazir" enjoys a very special status in the Persian literature. This biography was published with Manzoor Ali's preface from Allahabad, India in 1940. Irani researcher Umed Sorori has republished it from Tehran, Iran in 2011. This article presents introduction and analysis of Tazkira-e-Benazir's Tehran Edition.

میر عبدالوهاب سید افتخار دولت آبادی فارسی زبان کے شاعر اور مشہور تذکرہ نویس ہیں۔(۱) احمد نگر میں پیدائش ہوئی اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ فن شاعری میں آزاد بلگرامی جیسے نابغۂ روزگار کی شاگردی اختیار کی۔ زندگی کا بیشتر حصہ دولت آباد میں بسر کیا اور وہیں وفات پائی۔ دقایق الاشعار اور تذکرہ بے نظیر ان کی ادبی تصنیفات ہیں۔ مؤخر الذکر کتاب برصغیر اور ایران سے شائع ہو چکی ہے۔

تذکرۂ بے نظیر امید سُروری کے مقدمہ و تصحیح کے ساتھ ۱۳۹۰ش (۲۰۱۱ء) میں کتب خانۂ مجلس شورائے اسلامی کی طرف سے تہران (ایران) سے شائع ہوا ہے۔ یہ اشاعت ۲۳۹ صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے تین بڑے حصے ہیں:

۱۔ مقدمہ، ۲۔ متن کتاب اور ۳۔ فہارس

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ فارسی، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مقدمہ نو صفحات پر مشتمل ہے اور اس کے مطالب کے فارسی عناوین کچھ یوں ہیں:

- شرح افتخار دولت آبادی
- آثار افتخار
- تذکرۂ بی نظیر
- سبک تالیفِ افتخار
- معرفی و بررسی میزان اعتبار نسخہ ھا
- شیوۂ تصحیح

''شرح احوال افتخار دولت آبادی'' کے عنوان کے تحت مصحح نے افتخار دولت آبادی کے نام، تخلص، سلسلہ نسب، تولد، تعلیم و تربیت، ازدواج، وفات، میر غلام علی آزاد بلگرامی، نواب نظام الدولہ ناصر جنگ، اشجع الدولہ بہادر جنگ اور غیور جنگ سے تعلق کا ذکر کیا ہے۔

''آثار افتخار'' کے ذیل میں ان کی تین کتابوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ اس طرح سے ہے:

- ان کا دیوان جو کہ فارسی اور اردو اشعار پر مشتمل تھا، دستیاب نہیں ہے۔ ان کے وہی اشعار باقی ہیں جو کہ تذکروں، بالخصوص تذکرہ بے نظیر میں موجود ہیں۔ (۲)
- دقایق الاشعار وہ کتاب ہے جسے افتخار دولت آبادی سے نسبت دی جاتی ہے۔ اس کے ایک خطی نسخہ کا ذکر فہرست باڈلیان میں ملتا ہے۔ اس کی مائیکروفیلم تہران یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے جو کہ ناقص ہے۔ اس کے آخر میں افتخار کا نام آیا ہے۔ امید سروری کے نزدیک افتخار اس کتاب کا کاتب ہے نہ کہ مصنف۔ چونکہ منابع میں اس کتاب کا ذکر افتخار دولت آبادی کے آثار میں کہیں نہیں کیا گیا۔ (۳)

تیسرے حصہ میں تذکرۂ بے نظیر کا تعارف اور اس کی اہمیت پر عمدگی سے بحث کی گئی ہے (۴)، جو کہ کچھ یوں ہے:

۱۔ اس تذکرے میں ۱۳۵ شعرا کے احوال اور نمونہ اشعار ملتے ہیں۔

۲۔ تذکرے کی تالیف کے دوران افتخار دولت آبادی نے جہاں مناسب سمجھا شعرا کی شاعری اور معاصر تذکرہ نویسوں کی آرا پر تنقید کی ہے۔

۳۔ اس تذکرے میں اس دور کے بہت سے تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں۔

۴۔ تذکرۂ بے نظیر وہ واحد منبع ہے کہ جس نے وارستہ مل سیالکوٹی کے تذکرۂ شعرا کا ذکر کیا ہے۔ اس تذکرے کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہے۔

۵۔ واحد تذکرہ ہے کہ جس نے ''حکیم الحکما جاھر'' کا بحیثیت شاعر تعارف کروایا ہے۔

۶۔ شاہنامۂ نادری کا بھی پہلی بار اسی کتاب میں ذکر ہوا ہے۔

۷۔ تذکرۂ مردم دیدہ کی طرح اس تذکرہ کے عنوان کا انتخاب بھی آزاد بلگرامی نے کیا ہے۔(۵)

اس کے بعد ان تمام منابع کا ذکر کیا گیا ہے جن سے افتخار دولت آبادی نے تذکرے کی تالیف کے دوران استفادہ کیا ہے۔ مصحح کے نزدیک تذکرۂ بے نظیر کا انداز و اسلوب نگارش دوسرے تذکروں کی بہ نسبت سادہ، عام فہم اور عبارت پردازی سے دور ہے۔

> ''افتخار در مقدمہ و شرح حال ھا، با نثری سادہ و قابل فہم و بہ دور از آرایہ ھای لفظی ولغات دشوار بہ تقلید از سبک کلاسیک تذکرہ نویسان گذشتہ، پرداختہ...''

منظور علی نے ۱۹۴۰ء میں ایم نعیم الرحمان کے ذاتی کتب خانہ میں موجود تذکرۂ بے نظیر کے قلمی نسخہ سے استفادہ کرتے ہوئے اسے تصحیح اور انگریزی مقدمہ کے ساتھ الٰہ آباد یونیورسٹی پبلی کیشنز کی طرف سے شائع کیا۔ امید سروری کو اگرچہ کتب خانہ آصفیہ سے بھی اس تذکرہ کے ایک اور قلمی نسخے تک رسائی حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن انہوں نے علمی اور تاریخی خصوصیات کے حامل اولذکر نسخہ کو ہی اساس بنایا اور مؤخر الذکر نسخہ سے موازنہ کرتے ہوئے اختلاف متن کو حواشی میں درج کیا ہے۔

متن تذکرہ ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو کہ کتاب کے صفحہ نمبر ا سے شروع ہو کر ۱۶۸ پر ختم ہوتا ہے۔ کتاب کے صفحات نمبر ۱۷۱ اور ۱۷۲ پر نسخۂ آصفیہ کا عکس دیا گیا ہے۔

کتاب کے آخری حصہ کا عنوان ہے ''نمایہ ھا'' یعنی فہارس (ص ۱۷۳۔ ۲۲۸) اس کی تفصیل اس طرح سے ہے:

۱۔ اسامی، القاب، اقوام وقبائل

۲۔ کتب

۳۔ اماکن

۴۔ اصطلاحات نقد ادبی و سبک شناسی

۵۔ لغات وترکیبات خاص

۶۔ مناصب وپیشے

۷۔ مادہ تاریخ

۸۔ کشف الابیات

آخری حصہ ''کتابنامہ'' یعنی فہرست منابع وماخذ پر مشتمل ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں کتب خانہ مجلس شورائے اسلامی، تہران کی طرف سے شائع ہونے والے اکثر متون کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ فہارس کو جس عمدگی اور خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا ہے، وہ قابل ستائش ہے اور اس سے یقیناً محققین اور اہلِ علم وادب کو تحقیقی امور میں آسانی میسر ہوگی۔ فہارس کا پہلا حصہ ''نامھا'' (یعنی اسامی) پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ ۱۷۵۔۱۸۲ صفحات پر محیط ہے۔ دوسرا حصہ ''جایھا'' (=یعنی اماکن) سے متعلق ہے اور صفحہ نمبر ۱۸۳ سے ۱۸۵ پر مشتمل ہے۔ تیسرا حصہ ''کتابھا'' (= یعنی کتب) دو صفحات (صفحہ نمبر ۱۸۷۔ ۱۸۸) پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں ۱۵ کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً: تادیب الزندیق، تذکرہ وارستہ، جواب شافی، خمسہ لایق جونپوری، دیوان درمند اودھ گیری، ساقی نامہ رتحفہ اودھ گیری، نادرشاہنامہ، نالہ عاشق نواز وغیرہ۔

ایران کے ادبی حلقوں میں برصغیر کی تنقیدی کتابوں، تذکروں اور بلاغت کی کتب میں موجود تنقیدی اور ادبی اصطلاحات کو اپنی جدت اور نوآوری کے سبب بہت زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔ فاضل مصحح نے بھی اس طرف خاص توجہ کی اور فہارس کے چوتھے حصہ کو ''اصطلاحات نقد ادبی و سبک

شناسی'' کے عنوان سے مخصوص کیا۔ اس حصہ میں ۷۰ اصطلاحات کا اشاریہ دیا گیا ہے۔ بہ عنوان مثال: اشعار آبدار، اشعار استادانہ، تازہ گو، جادوطرازی فکر، خوش تلاش، خوش خیال، خوش طبع، سخن سنجی، سخن باف، سلاست بیان، سلیقہ شعرگوئی خوب، شعر بارتبہ، شعر بامزہ، طبع مستقیم، فکر رسا، نثر متین زرین وغیرہ۔ یہ حصہ (۱۸۹۔۱۹۰) دو صفحات پر مشتمل ہے۔

پانچواں حصہ (صفحات ۱۹۱۔۱۹۲) مناصب اور پیشوں سے متعلق ہے۔ چھٹے حصہ کا عنوان ہے ''مادہ تاریخ ہا'' جو کہ ۱۹۳ صفحہ سے شروع ہوتا ہے اور ۱۹۶ صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ اس حصہ میں ۱۷ افراد سے متعلق مادہ تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتویں حصہ کا عنوان ہے ''کشف الابیات'' فاضل مصحح نے ان تمام اشعار کو جو کہ تذکرۂ بے نظیر میں موجود ہیں، حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ یہ حصہ ۴۱ صفحات پر مشتمل ہے، جو کہ صفحہ نمبر ۱۹۷ سے شروع ہوتا ہے اور ۲۳۸ صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ فہارس کا آخری حصہ ''کتابنامہ'' (=یعنی فہرست منابع و مآخذ) پر مشتمل ہے۔

چند مزید معروضات

- امید سُروری نے فہرست منابع و مآخذ میں ۱۸ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چار کتابوں کے عنوانات بغیر کسی تفصیل (یعنی نام مؤلف، ناشر، اشاعت، مقام اشاعت) کے اس طرح درج کیے ہیں:

  دانشنامۂ ادب فارسی در شبہ قارہ

  فہرست نسخ آصفیہ

  فہرست نسخہ ہای خطی بادلیان

  فہرستوارۂ کتابہای فارسی (دنا)

- تذکرۂ بے نظیر کے متن میں جہاں بھی کسی شاعر کی کتاب یا دیوان کا ذکر آیا ہے، مصحح نے اس کتاب کے خطی یا چاپی نسخوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس حوالے سے معلومات حاشیہ میں درج بھی کی ہیں، جو کہ قابل تحسین ہیں، لیکن اپنی معلومات کے اصل منبع کا ذکر نہیں کیا، جبکہ انہیں یہ کرنا

چاہیے تھا۔ مثلاً صفحہ نمبر ۱۲۵ پر میرزا ابوالحسن کے ترجمہ میں ان کے دیوان کا ذکر بھی ہوا ہے۔ مصحح نے ان کے دیوان کے حوالے سے صفحہ نمبر ۱۲۵ کے حاشیہ ع میں لکھا ہے:

"نسخہ ای از دیوان وی در کتابخانۂ دانشگاہ پنجاب (مجموعہ پرفسور شیرانی) بہ شمارۂ ۲۲۴۹/۲۵۹۵ وجود دارد"۔

یہاں ضروری تھا کہ اپنی معلومات کے اصل منبع یعنی فہرست مخطوطات شیرانی، مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین یا فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، مرتبہ احمد منزوی کا صفحہ نمبر کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔

۔ کتابنامہ میں ڈاکٹر سید علی رضا نقوی کی کتاب کا نام تذکرہ نویسی در ہندو پاکستان لکھا گیا ہے، (۶) جبکہ اس کتاب کا عنوان تذکرہ نویسی فارسی در ہندو پاکستان ہے۔

۔ اس نسخہ میں کمپوزنگ کی غلطیاں بہت کم ہیں، جو چند دکھائی دیتی ہیں، ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

نگین (نگبین، ص ۲۴)، نمی آید (نی آید، ص ۲۷)، پروردہ ات (پرودہ ات، ص ۲۸)۔

☆☆☆☆☆

حواشی و منابع

۱۔ افتخار دولت آبادی کے مزید احوال و آثار کیلئے دیکھیے:

حسین بزرگر، "افتخار دولت آبادی"، دانشنامۂ ادب فارسی (جلد چہارم)، بہ سرپرستی حسن انوشہ، تہران، ۱۳۸۰ھ ش (۲۰۰۱)، ص ۲۲۶؛ نذیر احمد وثریا پناہی، "افتخار دولت آبادی"، دانشنامۂ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ، زیر نظر فرہنگستان زبان و ادب فارسی (جلد اول)، تہران، ۱۳۴۸ھ ش (۲۰۰۱) ص ص ۴۷۸-۴۷۹۔

۲۔ افتخار دولت آبادی، تذکرۂ بے نظیر (طبع تہران)، ص سیزدہ۔

۳۔ ایضاً۔ ۴۔ ایضاً، ص ص چہاردہ تا شانزدہ۔

۵۔ ایضاً، ص شانزدہ۔ ۶۔ ایضاً، ص ۲۳۹۔

❁❁❁